AL-MISBAH
RESEARCH JOURNAL

Al-Misbah, **Vol. 3, No. 2**(2023),13-25
https://almisbah.info/

بریگیڈیئر امیر محمد خان یوسفزئی بحیثیت سیرت نگار (ستارہ امتیاز ملٹری، امتیازی سند ملٹری)

BRIGADIER AMEER MUHAMMAD KHAN AS A BIOGRAPHER OF HOLY PROPHET (PBUH)

*Hafiza Sobia Gulnaz
**Dr. Sher Ali

ABSTRACT

Brigadier Ameer Muhammad Khan was born on March 24, 1968 in Chakdara area of Khyber Pakhtunkhwa. He received his primary education from a government school there, and received his B.Sc Honors War Studies degree from Quetta. After higher education, he joined the army and received various courses and training of the army. Apart from this, you have been involved in Operation Zarb E Azb as a commander. Due to his services, he has also been awarded the Imtiaz Sanad Military and Satara Imtiaz

The love of writing on the biography of the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) prevailed when he read the lives of Eastern heroes. After that, I became interested in reading the Prophet's biography and felt that the life of the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) is only present in us as the best and greatest leader, because the life of other heroes will have one or two aspects. What makes them great, but the complete life of the Prophet (PBUH) is a role model for us. Amir Muhammad Khan has made it clear from every aspect how the Messenger of Allah, may God bless him and grant him peace, is the greatest leader and all the qualities of a great leader are fully present in his blessed self

Amir Muhammad Khan read Western writer Michael Hart's book 100 Greatest People in which he ranked Prophet Muhammad (peace be upon him) as the number one.

Keywords: Zarb E Azb, Satara Imtiaz, Greatest Leader, War Studies.

1. *PERSONAL INFORMATION*

Name: Brigadier Retired Ameer Muhammad Khan

Father Name: Muhammad Zaman Khan Gender: Male. Religion: Islam. Date of Birth: 24-03-1968.

Age. 53 Years

2. ***NATIONAL AWARDS***

a. *IMTIAZI SANAD*
b. *ARMY COAS COMMENDATION CARD- Zarb- e - Azb.*

* Doctoral Candidate, Department of Islamic Studies, Government. College University, Faisalabad.
**Chairman, Department of Islamic Studies, Government. College University, Faisalabad.

c. *SITARA IMTIAZ MILITARY*

3. ***<u>UNITED NATIONS</u>:*** *2 X UN GOOD PERFORMANCE MEDALS*

4. **<u>QUALIFICATIONS</u>**

1.	MSc(Strat Studies))	National Defense University Islamabad	2012	Qual
2.	BSc (Hons) (War Studies)	C&SC Quetta	2002	Qual
3.	Metric	GHS Chakdara	1984	Ist Div
4.	FA (Eng, Hist & Eco)	Junior Cadet Bn (JCB)	1987	PMA 2nd
5.	BA (Eng, Hist & Eco)	PMA Kakul	1989	PMA 2nd
6.	Air War Course	Air War College Karachi	2011	1st
7.	Pak Staff Course	Staff College Quetta	2002	Qual
8.	Officer Basic Military Police-77	Corps of Military Police School D.I.Khan	1998	B+ Y+
9.	Basic Computer Course	12 Division Basic School	2001	A (3rd
10.	Mountaineering	Pakistan Military Academy	1988	Qual
11.	Basic Air Course Para Shooting	Peshawar	1989	Qual
12.	Gliding (Power)	Peshawar	1995	Qual
13.	Young Officers	School of Infantry &Tactics Quetta	1991	A+
14	Mid Career Course, Junior Staff Course, Nuc Bio Chem Weapons	School of Infantry &Tactics Quetta	1994	B+

بریگیڈیئر امیر محمد خان نے تحریری صورت میں یہ واضح کیا ہے کہ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جس کے لیے کائنات کے عظیم ترین لیڈر حضرت محمد ﷺ نے قائدانہ اصول نہ دیئے ہوں۔ امیر محمد خان کتاب کے آغاز میں لکھتے ہیں کہ:

”لیڈر ایک ایسا انسان ہوتا ہے جو کہ اپنے اخلاق و کردار سے لوگوں کو اتنا متاثر کرتا ہے کہ لوگ بغیر کسی حیل وحجت اور خوف وخطر کے اس کے پیچھے چلتے ہیں اور لیڈر اپنے کمالات کی وجہ سے مقناطیس کی طرح ان کو ایک عظیم مقصد کی طرف کھینچے چلے جاتے ہیں اور آخر کار اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ نوجوانوں اور قائدین سے قومی اور انسانیت کی خدمت لینے کی غرض سے ان کی تعلیم وتربیت میں کسی عظیم لیڈر انسانیت کی زندگی کے مد و جزر، خواص اور اسباق شامل کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے میں نے افلاطون، ارسطو، سکندر اعظم، چرچل، نپولین، جارج واشنگٹن، نیلسن منڈیلا وغیرہ کی زندگی کو پڑھا پھر سائنس دانوں اور جدید دور کے

لیڈروں کی زندگی کو دیکھا، یہ تمام لیڈر کسی مخصوص شعبہ میں مایہ ناز تھے لیکن زندگی کے تمام پہلوؤں پر محیط نہ تھے اس کے بعد میں نے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبروں کی زندگیوں کا مطالعہ شروع کیا۔ اللہ کے فضل و کرم سے اسی دوران دورِ جدید کے مایہ ناز مغربی عالم، مائیکل ہارٹ(Michael Hart) کی کتاب "سو عظیم انسان" (The 100-A Ranking of the most influential persons in history) میرے ہاتھ آئی اور میرے دل کو لگی۔ ۱۹۷۸ء اور ۱۹۹۲ء کی اشاعتوں میں اس مشہورِ زمانہ کتاب میں مائیکل ہارٹ نے نہایت مدلل حساب و کتاب سے حضرت محمد ﷺ کو دنیا کے تمام مشہور متاثر کن قائدین میں دینی اور دنیاوی لحاظ سے سب سے اول، عظیم ترین، متاثر کن انسان منتخب کیا ہے۔ باقی تمام مشہور ہستیوں، پیغمبروں حتیٰ کہ سائنس دانوں کو آپ سے پیچھے لکھا ہے۔

عظیم ترین قائد: سببِ تالیف:

امیر محمد خان لکھتے ہیں کہ آج کل نوجوانوں اور قائدین کی تعلیم و تربیت کے لیے اگر کسی مثالی، عظیم ترین قائدِ انسانیت کی زندگی خواص اور کامیابیوں کو پیش کرنا ہے تو کیوں نہ پہلے سے ثابت شدہ اور تابناک عظیم ترین لیڈر حضرت محمد ﷺ کی قیادت اور زندگی کے مختلف پہلوؤں پر انسانیت کی فلاح، ترقی اور قائدین کی تربیت اور رہنمائی کے لیے کتاب لکھ کر ایک بے لوث کوشش کی جائے۔ اس غرض سے جب میں نے حضرت محمد ﷺ کی زندگی پر مزید مشرقی، مغربی مسلم و غیر مسلم دانشوروں کی زندگی کا مطالعہ کیا تو آپ کی زندگی کے مزید متاثر کن پہلو عیاں ہو گئے جو کہ حضرت محمد ﷺ کی قیادت کو دنیا کی تاریخ میں ممتاز اور عظیم ترین بناتے ہیں اور آپ کی قیادت کے خواص زندگی کے ہر مقام و مرتبے میں انمول ہیں۔ ایک اچھے لیڈر کی ذات میں ایک عظیم انسانی مقصد حاصل کرنے کے لیے مثالی اخلاق و کردار، قربانی، خلوص، سچائی، امانت، ایمان داری، صبر و استقلال، شجاعت، خود مثالی، بصیرت، منصوبہ بندی، حکمتِ عملی، تدبر، خوش گفتاری، انتظام و انصرام، آگے بڑھنے کا جذبہ، خوفِ خدا اور دلکشی جیسے منور خواص موجزن ہوتے ہیں۔ یہ تمام خواص عظیم لیڈر حضرت محمد ﷺ کی ہستی میں کوٹ کوٹ کر بھرے تھے۔ آپ نے زندگی کے تمام مراحل اور پہلوؤں میں اپنے آپ کو ایک عظیم لیڈر ثابت کیا۔[1]

کتاب کا تعارف:

اس کتاب کے ۹ حصے ہیں اور ۵۴ عنوانات ہیں جن میں قرآن و حدیث اور عملی زندگی کی منطق سے ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہی عظیم ترین قائد ہیں۔ آٹھ حصوں میں عناوین ہیں اور نویں حصے میں نبی کریم ﷺ کے زیرِ استعمال مبارک اشیاء کی تصاویر دی ہیں۔

اس کتاب میں جن عناوین کو آپ نے ذکر کیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

حضرت محمد ﷺ مرکزِ انسانی امن، اتحاد و ترقی اور سائنسی تصدیق کو بیان کرتے ہیں اس کے بعد آپ کی پیدائش، قبل از پیدائش حالات اور پرورش کو بیان کیا ہے۔ نبوت اور نبی کریم ﷺ کے حلیہ مبارک کو بھی بیان کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی ابتدائی معلومات کے بعد آپ کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور جو جو حکمتِ عملی آپ نے اپنائی تبلیغ و ترقی میں اس کو بیان کرتے ہیں۔ کفار کا ردِ عمل اور عظیم ترین لیڈر نے جو اقدامات اپنائے اس کو بڑی خوبصورتی سے بیان کیا ہے۔ اس کے بعد عظیم قائدانہ فیصلے، ہجرتِ حبشہ اور عیسائی بادشاہ،

حضرت حمزہ، حضرت عمر کے قبولِ اسلام کو بیان کرتے ہیں۔ اس کے بعد بائیکاٹ بنوہاشم ظلمات اور نبی کریم ﷺ کے صبر و استقلال کو بیان کرتے ہیں۔ اس کے بعد نئی حکمتِ عملی جو کہ نبی کریم ﷺ نے مکہ سے باہر دعوتِ دین میں اپنائی اس کو بیان کرتے ہیں۔ ابتدائے سفر مدینہ، حکمتِ عملی اور کفار کے ردِ عمل کو بیان کرتے ہیں۔ مدینہ میں نورِ اسلام کی چمک اور بنیادِ ریاست کو بڑے دلنشیں انداز میں بیان کیا ہے۔ اس کے بعد انسانی حقوق کا نفاذ اور فوائد کو بیان کرتے ہیں۔ نماز، روزہ، عبادات کے سائنسی فوائد بیان کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی ہجرتِ مدینہ اور ریاستِ مدینہ کو بھی بڑے مدلل انداز میں بیان کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا تصورِ جدیدیت و ترقی، طب اور قیادتِ ریاست، آپ کی معاشی جدیدیت، ترقی اور اصول تجارت کو بڑے احسن انداز سے بیان کرتے ہیں۔ اس کے بعد جنگ بدر، نبی کریم ﷺ بحیثیت سپہ سالار، فوجی وسیاسی قیادت، یہودیوں کی سازشیں اور بنی قینقاع کا محاصرہ بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد مسلمانوں کی دوسری جنگ، جنگ اُحد جو کہ ایک عظیم قیادت کا امتحان تھی اس کے اثرات اور اس کی مہمات کو بیان کرتے ہیں۔ کفار کی آخری یلغار جنگ خندق اور اس کے تمام واقعات کو بیان کرتے ہیں۔ غدار بنو قریظہ کی سرکوبی، اس کا جائزہ اور قیادت کو بھی بیان کرتے ہیں۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات، آپ کا ان کے ساتھ ہنسی مذاق، ورزش، کھیل اور نغمے، خواتین کی ترقی، تجارت اور حقوق کو بڑے خوبصورت انداز میں قاری کی نظر کرتے ہیں۔ اس کے بعد عظیم سپہ سالار کے اصول وضوابط، فوجی مجاہد اور قرآن اور جدید سائنس کی روشنی میں اس کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔ صلح حدیبیہ ایک راہِ امن و ترقی، نبی کریم ﷺ کی بین الاقوامی سفارت، دعوت اور قیادت کو بیان کرنے کے بعد خیبر کی فتح، حکمتِ عملی اور جائزہ قیادت پیش کرتے ہیں۔ اس کے بعد جنگ موتہ کو ایک عظیم جذبہ قربانی کے طور پر پیش کرتے ہیں اور فتح مکہ کو ایک انمول شاہکار قیادت و انسانیت قرار دیتے ہیں۔ جنگ حنین میں جو مشکلات پیش آئیں اور قیادت کس طرح سے سرخ رو ہوئی اس کو بڑے اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ خطرہ روم، مہم تبوک، رہنمائی اور قربانی کو بیان کرنے کے بعد نبی کریم ﷺ کے اصول جنگ اور مجاہد کے فضائل کو بیان کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے کس طرح سے فساد، منافقت، دہشت گردی، فرقہ پرستی کا خاتمہ کیا بچاؤ اور اعتدال کو بھی بیان کرتے ہیں۔ نفاذِ اسلام میں کی گئی نبی کریم ﷺ کی تمام تر کوششوں کو بیان کیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا آخری حج اور تاریخی خطاب سادہ، سلیس اُردو میں بیان کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی وفات اور آپ کی آخری وصیتیں بھی بیان کرتے ہیں۔ عظیم ترین قائد حضرت محمد ﷺ پر نزول قرآن و جدید سائنسی انکشافات بیان کرتے ہیں اور دلیل کے ساتھ اس کی تصدیق بھی کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کس طرح سے عظیم ترین قائد ہیں آپ کے تمام تر اخلاقِ حسنہ کو قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے آٹھویں حصے میں نبی کریم ﷺ کے حقوقِ انسانیت اور دینی معاملات پر اہم منتخب اقوال اور حدیث اور آیات، انسانی فلاح کے لیے بیان کرتے ہیں۔ کتاب کے آخر میں نبی کریم ﷺ سے منسوب بابرکت اشیاء کی تصاویر بھی دی گئی ہیں۔

امیر محمد خان کتاب کے ابتدائیہ میں جن لوگوں نے بھی سیرت رسول ﷺ پر قلم اٹھایا مسلم ہوں یا غیر مسلم تمام کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔[۲]

نبی کریم ﷺ کس طرح ایک عظیم لیڈر ہیں۔ حضرت محمد ﷺ وہ واحد بین الاقوامی عظیم ترین لیڈر اور آخری پیغمبر ہیں جو انسانیت کے لیے ایک جامع منبع تقلید ہیں۔

۱۔ جب حضرت محمد ﷺ اکیلے اور بے بس لیڈر تھے تب بھی انمول تھے۔

۲۔ جب آپ ایک گروپ لیڈر بن گئے تو تب بھی بے مثال تھے۔

۳۔ جب آپ سپہ سالار اور سربراہِ مملکت بنے تب تو انسانیت کے اعلیٰ کمال بنے۔

۴۔ حضرت محمد ﷺ بچپن سے اخلاق و کردار کی انتہائی بلندی پر تھے اور لوگ آپ پر اندھا اعتبار کرتے تھے۔

۵۔ جب کفارِ مکہ نے آپ کو اذیتوں کا نشانہ بنایا آپ نے قائدانہ صلاحیتوں، صبر و استقلال، حکمتِ عملی اور جرأت و استدلال سے کفار کی تمام سازشوں کا مقابلہ کیا اور آہستہ آہستہ اپنی کمزوری کو طاقت میں بدل دیا۔

۶۔ جب کچھ لوگ مسلمان ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تو آپ اس گروہ کے لیڈر بن گئے۔ اس گروہ کی اتنی اچھی تعلیم و تربیت تنظیم و قیادت کی کہ وہ تمام اسلامی انقلاب کے کمانڈر اور بنیاد بن کر مدینہ، یمن، عرب اور آخر کار بین الاقوامی منظر پر چھا گئے۔

۷۔ حضرت محمد ﷺ کی عظیم ترین قیادت کے نتیجے میں تیرہ سال کے اندر آپ کی ہجرت کے بعد مدینہ میں ایک فلاحی ریاست وجود میں آئی۔ مدینہ میں مؤثر سیاست اور سفارت کاری سے آئین و میثاق مدینہ تجدید کر کے یہود کو اُمت میں شامل کرایا باقی قبائل سے امن و دفاعی معاہدہ کر کے مدینے کو امن و ترقی اور مضبوطی کے راستے پر ڈال دیا۔

۸۔ عرب کے جاہل پسماندہ قبائل کو اتنے اچھے، جدید قانون اور انتظام میں لانا بذاتِ خود حضرت محمد ﷺ کی قائدانہ صلاحیتوں اور پیغمبرانہ خواص کی ایک عظیم مثال ہے۔ اس طرح آپ ایک عظیم قانون دان، ناظم الامور اور ماہر داخلی امور ثابت ہوئے۔

۹۔ حضرت محمد ﷺ نے تعداد، وسائل اور طاقت کی انتہائی کمی کے باوجود زبردست منصوبہ بندی، حکمتِ عملی، ماہرانہ جنگی چالوں اور زمین کے مؤثر استعمال کے ساتھ ساتھ اپنی چھوٹی جانثار فوج کو تنظیم و تربیت، حوصلہ افزائی اور ایمان کے جذبے سے سرشار کر کے کفار کے بڑے لشکروں کو شکست دی۔ اس طرح آپ ایک سربراہِ مملکت اور عظیم بین الاقوامی لیڈر بن گئے۔

۱۰۔ حضرت محمد ﷺ نے قیصر روم، ایران کے بادشاہ اور تمام جانے پہچانے بادشاہوں اور سرداروں کو اسلام، فلاحِ انسانیت اور امن میں آنے کی دعوت دے کر اللہ تعالیٰ کے دین کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچایا اور آپ اس ظلم کے دور میں فلاح اور ترقی کی کرن ثابت ہوئے۔ اس طرح آپ ایک عظیم سفارت کار اور خارجی امور کے ماہر ثابت ہوئے۔

۱۱۔ صفائی کو نصف ایمان قرار دیا اور صحت و تندرستی کے بارے میں حیران کن جدید طریقے اور غذائیں بتائیں جس کو آج تک ڈاکٹر اور سائنس دان ثابت کر رہے ہیں جیسا کہ اسلامی عبادات، روحانیت، ورزش، صفائی، سکونِ قلب کا عظیم ذریعہ ہے جو کہ میڈیکل سائنس سے بھی ثابت ہے اس لیے آپ ایک ماہر معاشرت، طب اور روحانیت کے ماہر بھی مانے جاتے ہیں۔

۱۲۔ آپ نے سود کو ختم کیا اور زکوٰۃ، خیرات وصدقات کا نظام رائج کر کے غریبوں اور بے سہارا لوگوں کے لیے وسیلہ بنایا، امیروں کی دولت پر غریبوں کا حق رکھا، دولت کو معاشرے میں پھیلا کر ترقی کو تیز رفتار کر دیا اور تجارت کو نفع کا بہترین ذریعہ بنایا۔ اس طرح آپ معیشت کے بھی مجدد نکلے۔

۱۳۔ اکثر لیڈر کامیاب ہونے کے بعد پر تعیش زندگی گزارنے کے لیے لپکتے ہیں لیکن پیغمبرِ اسلام حضرت محمد ﷺ نے کبھی دولت کا لالچ نہ کیا، آپ ایک عظیم دینی و دنیاوی سربراہ ہونے کے باوجود انتہائی سادہ زندگی گزارتے تھے۔ خود اور اپنے خاندان کو کم دیتے، کم کھاتے لیکن غریبوں اور بے سہاروں کو عطا کرتے۔

منہج واسلوب:

۱۔ امیر محمد خان کی کتاب کے ہر باب میں تمہیدی گفتگو کے بعد قرآنی آیات یا اس کا ترجمہ بیان کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ایک مقصد آج کل کے مسلمان کو قرآن سے جوڑنا بھی ہے۔ مثلاً باب چہارم میں ''حضرت محمد ﷺ مرکزِ انسانی امن، اتحاد و ترقی اور سائنسی تصدیق'' کی تمہیدی گفتگو کے بعد اللہ کی وحدانیت پر گفتگو کرتے ہوئے سورۃ اخلاص کا ترجمہ لکھتے ہیں:(ص:۳۲)''کہ آپ فرمادیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔''[۳]

۲۔ معاشرے میں اتحاد و اتفاق کو اُجاگر کرنا ان کا ایک اہم مقصد ہے اس لیے زیادہ تر روایات صحاح ستہ سے لی گئی ہیں۔

۳۔ مسلکی اختلافات کو کتاب میں ذرا بھی جگہ نہیں دی گئی۔

۴۔ غیر مسلم سیرت نگاروں کی آراء بھی بیان کی گئی ہیں اور ان کی شاعری بھی اپنی کتاب میں ذکر کرتے ہیں۔[۴]

مثلاً غیر مسلم شاعر مہندر سنگھ کی شاعری(نعت):

عشق ہو جائے کسی سے کوئی چارہ تو نہیں
صرف مسلم کا محمد پہ اجارہ تو نہیں
ہم کسی دین سے ہوں، قائل کردار تو ہیں
ہم ثناء خوانِ شاہ حیدر کرار تو ہیں
نام لیوا ہیں محمد کے پرستار تو ہیں
یعنی مجبور پائے احمد مختار تو ہیں [۵]

ایک امریکی مصنف واشنگٹن افرنگ کہتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین تھے اور اللہ تعالیٰ کے مبعوث کردہ رسولوں سے افضل تھے تاکہ آپ ﷺ انسانوں کو اللہ کی بندگی کی طرف بلائیں۔ مشہور مصنف، جان لیک اپنی کتاب ''العرب'' میں کہتے ہیں: حضرت

محمد ﷺ کی حیاتِ مقدس کے بارے اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ صفت سے بہتر صفت بیان نہیں ہو سکتی، اللہ کا فرمان ہے: ''اور ہم نے اے نبی ﷺ! آپ کو دنیاوالوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''(الانبیاء:۱۰۷)[٦]

انگریز فلسفی جارج برنارڈ شاہ کہتے ہیں:

''میں نے رسول اسلام کی زندگی کا گہرا مطالعہ کیا ہے اور بار بار کیا ہے۔ میں نے تو ان میں وہ اخلاق پایا جیسا ان کی شایانِ شان ہے اور میری یہ تمنا رہی ہے کہ اسلام دنیا بھر کا اسلوب حیات بن جائے۔''[٧]

امیر محمد خان تقابلی منہج کو بھی اختیار کرتے ہیں کیونکہ بعض اوقات دو پہلوؤں میں تقابل کرتے ہوئے انسان بآسانی اہم اور ترجیحی نکات کو سمجھ سکتا ہے۔ مثلاً باب ''حضرت محمد ﷺ کا تصورِ جدیدیت و ترقی، طب اور قیادت ریاست'' میں وہ احادیث رسول ﷺ کو آج کل کے طبی اصولوں کے مطابق بیان کرتے ہیں۔

''حضرت محمد ﷺ نے بذات خود کافی سارے طبی اصول ایجاد کیے اور بیماریوں کو جڑ سے ختم کرنے کے بنیادی اصول بنائے تا کہ بیماریاں نہ پھیل سکیں۔ گندگی بیماریوں کی جڑ ہے اس لیے آپ ﷺ نے صفائی کو نصف ایمان قرار دیا۔ دانتوں کی صفائی کو ثواب کا ذریعہ بتایا اور فرمایا کہ منہ بیماریوں کا دروازہ ہے۔ آپ ﷺ نے زندگی کا آخری عمل بھی مسواک ہی کیا۔ مسواک یعنی دانتوں کی صفائی کے فائدے ابھی سائنس نے دریافت کیے۔ پانچ بار دن میں نماز سب سے پہلی صفائی اور صحت کی بڑی ضامن ہے۔ اس طرح نماز اور روزہ بدنی و روحانی صحت اور سکون کا بذاتِ خود منبع ہے۔ پانچ وقت وضو کرنے سے بدن کے کھلے حصے جراثیموں سے پاک ہو جاتے ہیں اور ناک میں پانی ڈالنے، منہ کی کلی کرنے سے ناک اور گلے کی صفائی ہو کر بیماریوں اور گندگی سے محفوظ ہو جاتے ہیں اور سر کے اوپر والے اخراج کے سوراخ گلے کی طرف صاف ہو کر رطوبتیں سر سے قدرتی طور پر خارج ہوتے رہتے ہیں اور سر درد، کان، گلے، سانس(دائمہ نزلہ و بندش) اور آنکھوں کے مسائل سے حفاظت ہو جاتی ہے اور آلودگی(Pollution) کے اثرات زائل ہو جاتے ہیں اور انسان ہشاش بشاش رہتا ہے۔ آپ ﷺ نے علاج باخلۃًا کی بڑی تاکید کی ہے۔ بہترین ہاضمہ(Digestion) کے لیے پیٹ کو تین حصوں میں خوارک کے لیے تقسیم کرنا فرمایا کہ ایک حصہ پانی کے لیے، ایک حصہ کھانے کے لیے اور تیسرا حصہ خالی چھوڑ دیا جائے تا کہ ہاضمہ صحیح ہو، بدن پر بوجھ نہ بنے اور وزن متوازن ہو۔ بسیار خوری کو منع فرمایا۔ بیٹھ کر پانی پینے کا فرمایا، آج کل سائنس ان سب

اصولوں کی افادیت سے پردے اٹھا رہی ہے۔ مزید یہ کہ ورزش اور فائدہ مند صحت مند کھیلوں کا انتظام کیا جس سے انسان بدنی طور پر مضبوط ہو کر کسبِ حلال بھی حاصل کرتا ہے اور وطن و دین کی حفاظت کے لیے بھی تیار رہتا ہے۔ آج سے صدیوں پہلے آپ ﷺ نے فرمایا کہ فجر کے بعد اور عصر کے بعد سونا نہیں چاہیے۔ یہ صحت کے لیے نقصان دہ ہوتا ہے۔ آج پوری دنیا اس کو مان رہی ہے کہ ان اوقات میں سونا طبی لحاظ سے انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔ جدید سائنس کہتی ہے کہ ان اوقات میں مستقل سونے کی عادت اپنانے والوں کو مہلک بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ اگر ان اوقات میں ورزش کی جائے تو صحت پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ رات کو جلدی سونا چاہیے۔ عشاء کے بعد فضول گپ شپ سے منع فرمایا۔ آج پوری دنیا مان رہی ہے کہ رات کو جلدی سونا صحت کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ ڈپریشن کی ایک بڑی وجہ رات دیر تک جاگنا بھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کھانا پینا سادہ رکھیں اور تھوڑی سی بھوک رکھ کر کھایا کریں۔ آج پوری طبی دنیا مانتی ہے کہ سادہ خوراک سے صحت بہتر ہوتی ہے اور زیادہ کھانے سے معدے خراب ہوتے ہیں اور بیسیوں بیماریاں جنم لیتی ہیں۔"[8]

۵۔ سائنس سے متعلقہ اصطلاحات اور الفاظ کا انتخاب کیا گیا ہے تا کہ قاری کو جلد ان کی بات سمجھ میں آجائے۔ مثلاً (Nitros Oxide)،(Chemical Complex)،(Pancrease)[9]

۶۔ غزوات کا ذکر کرتے ہوئے عصرِ حاضر سے اس کی تطبیق اور آج کی جنگی اصطلاحات بھی استعمال کرتے ہیں تا کہ ان غزوات اور عصرِ حاضر کی جنگوں میں جو سامان اور حکمتِ عملی اپنائی جاتی ہے وہ قاری کو آسانی سے سمجھ آسکے۔ مثلاً (Submarine)،(Surprise)،(Code Word)، (Intelligence)، (Tactics)، (Pre-emption)،(Advance and Pursuit) جیسے الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے۔[10]

۷۔ جنگ بدر ہو، اُحد ہو، جنگ خندق ہو یا جنگ موتہ۔ ان کو بیان کرتے ہوئے محقق نے زمینی حقائق اور نبی کریم ﷺ کی فہم و فراست کو واضح کرنے کے لیے نقشے اور خاکے بھی دیئے ہیں۔ جنگ بدر[11]، جنگ اُحد[12]، جنگ خندق[13]، جنگ موتہ[14]۔

۸۔ جنگ کی اخلاقیات کو نقشہ اور تصویر کی صورت میں واضح کرنے کی سعی کی گئی ہے۔[15]

۹۔ امیر محمد خان ایک یہ بھی خوبی ہے کہ بڑے ہی سادہ الفاظ، چھوٹے جملوں اور سہل انداز میں نبی کریم ﷺ کی سنت یا سیرت کو لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثلاً کھانے کے چند مسنون آداب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"کھانے کی ترتیب میں سنت یہ ہے کہ خوب بھوک لگے تو کھانا کھایا جائے اور بھوک ابھی کچھ باقی ہو تو کھانا چھوڑ دیا جائے۔ بقدرِ ضرورت کھانے کو لیا جائے، صبح کا کھانا جلدی کھایا جائے، شام کا کھانا جلدی اور تھوڑا کھایا جائے تو یہ صحت کا ضامن ہے۔ شام کا کھانا مغرب کے فوراً بعد کھانے سے صحت پر اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ کھانے کے بعد چہل قدمی بھی ضروری ہے اس لیے عشاء کی نماز کے لیے مسجد جانا اور کچھ چلنا سنت ہے۔ کھانا کھانے کے فوراً بعد سونے سے معدہ، بلڈ پریشر اور شوگر جیسی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔"[۱۶]

۱۰۔ مصنف نے شاید طوالت کے ڈر سے احادیث کا متن نہیں لکھا لیکن احادیث کا حوالہ کتاب اور کتاب میں موجود حدیث نمبر سے دیا ہے۔[۱۷] جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب کو لکھتے ہوئے کسی حد تک تحقیق کے اصول کو مدِ نظر رکھا گیا ہے۔

اہم نکاتِ سیرت:

حضرت محمد ﷺ ایک عظیم ترقی پسند پیغمبر، سربراہ اور مینجر (منتظم) تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس جاہل بے ترتیب معاشرے کے انتظام و انصرام اور انسانیت کی تجدید اور ترقی کے لیے ایک عظیم مثالی لیڈر کے طور پر منتخب کیا تھا۔ آنحضرت ﷺ واحد لیڈر ہیں جن کی ذات میں زندگی کے ہر پہلو اور ہر مرتبے کی بے مثال لیڈر شپ موجود ہے۔ آپ ﷺ نے دینی، معاشرتی، معاشی اور فوجی لحاظ سے ہر چیز اور معاملے کا بہترین طریقے سے انتظام کیا۔ بہت کم ذرائع اور انسانی وسائل (Human Resource) کو بہترین طریقے سے استعمال کرتے ہوئے ریاست مدینہ اور انسانی معاشرے کو ترقی کی راہ پر ڈال دیا۔

مسلمانوں کے جو لوگ اپنے آپ کو رہنما کہتے ہیں اور عورت پر قدغنیں اسلام کے نام پر ڈالتے ہیں یا فساد پھیلاتے ہیں، انہیں قرآن اور پیغمبر ﷺ کے امن کے اصول اور معیار کو پڑھنا چاہیے اور عورت کو اتنا اعتماد اور امن دینا چاہیے جس کو حضرت محمد ﷺ نے عدی بن حاتم کو بتایا ہے۔ عام مسلمانوں کو ایسے فسادی لیڈروں سے دور رہنا چاہیے جو کہ اپنے مفسد ایجنڈے کے لیے اسلامی معیار امن اور عورت کے حقوق و اعتماد کو ضرر پہنچاتے ہیں تب ہی انسانیت اور مسلمان ترقی اور امن کے معیار کو پہنچ سکیں گے۔

حضرت محمد ﷺ تاریخی عظیم لیڈر اور پیغمبر تھے۔ آپ ﷺ نے نہایت ہی انقلابی طریقے، پُرکشش قیادت، مشفقانہ انداز، پُراثر گفتگو اور مالی و جانی مدد کے ذریعے مدینہ کے شہریوں کو نفسیاتی طور پر مثبت راستے پر ڈال دیا اور اس جاہل معاشرے کی عوام، آپ ﷺ کے اشاروں پر جاں نثار ہونے لگی۔ اللہ کے فضل سے آپ ﷺ نے مدینہ کے شہریوں کو اچھے اقدار، اخلاق، کردار، سچائی، خلوص، محنت، صبر و استقلال، قربانی، ایک اللہ کی عبادت، مثبت سوچ اور نظم و ضبط کے اوصاف سے مزین کر کے، ہمیشہ کے لیے امن اور خوشحالی کے راستے پر ڈال کر دنیا کے لیے مثال بنا دیا۔ اگر یہی اوصاف آج کل کے کسی معاشرے میں آجائیں تو دینی اور دنیاوی طور پر خوشحال اور کامیاب ہو جائیں۔

حضرت محمد ﷺ سے پہلے معاشرے میں عورت کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا، وراثت میں کوئی حصہ نہیں تھا اور ظالموں کے نشانہ پر تھی۔ حضور ﷺ نے خواتین کی وراثت اور مہر کے قوانین بنائے۔ ان کی تعلیم و تربیت کی، ان کو تجارت، زراعت اور میڈیکل کے کام میں شامل کیا اور مرد کے برابر حقوق دیئے اور مرد کو عورت کے لیے رہائش، آسائش اور طعام دینے کا پابند بنایا۔ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: ”علم حاصل کرنا ہر مرد اور عورت پر فرض ہے۔“

امن معاشی ترقی کے لیے نہایت ضروری چیز ہے۔ اس لیے حضور ﷺ نے میثاقِ مدینہ سے تمام قبیلوں کو یہود سمیت ایک قوم اور اُمت میں سمو دیا اور ایک آئین تیار ہو گیا جس کے تحت لوگ اتفاق و اتحاد سے رہنے لگے اور ترقی کے لیے ماحول ساز گار ہو گیا۔

امیر محمد خان لکھتے ہیں کہ جہاں تک تاریخ پر نظر دوڑاتا ہوں اور بڑے بڑے کمانڈروں کی جنگی مہمات کو پرکھتا ہوں اور اپنے جنگی کمانڈ کے تجربے کی کسوٹی سے جانچتا ہوں تو جنگ اُحد میں جس حیرت انگیز حکمتِ عملی، شجاعت، استقلال اور ذہانت سے حضرت محمد ﷺ نے دشمن کے نرغے میں پھنسی ہوئی اپنی کمزور فوج کو نکال کر محفوظ کرنے کے بعد دشمن کے تعاقب میں ڈال کر جس انداز سے جنگ کا پانسہ پلٹ دیا اس سے حضرت محمد ﷺ دنیا کی تاریخ میں قیادت کے بے مثال شاہکار بن کر اُبھرے۔ میں نہیں سمجھتا کہ ایسی نازک صورت حال سے آج تک کوئی کمانڈر لشکر سمیت دوچار ہوا ہو اور جنگ اُحد کی طرح نتائج حاصل کرنے میں کامیاب ہوا ہو۔ معرکہ جنگ اُحد آپ کو دنیا کی تاریخ میں ایک ممتاز، عظیم لیڈر اور سپہ سالار امر کرتا ہے اور آپ ﷺ کی تمام عظیم صفات کو اُجاگر کرتا ہے۔

حضرت محمد ﷺ نے مؤثر سفارت کاری کے ذریعے اس وقت کے تمام بادشاہوں کو دعوتِ اسلام کے خطوط لکھے، ان کو اللہ کی وحدانیت کو مانتے ہوئے دین اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دی تاکہ وہ اپنی رعایا سمیت اسلام کے زریں اصولوں کو اپنا کر دونوں جہانوں میں سرخرو ہوں اور وہ تمام اپنی بادشاہی پر قائم رہتے ہوئے اللہ اور رسول ﷺ کے دین کی پیروی کرتے ہوئے فلاحِ انسانیت کا ذریعہ بنے۔

عام دعوت امن اور بہترین انسانیت ہر دلعزیز لیڈر کا وطیرہ ہوتا ہے۔ لڑائی کے دوران جب بھی دشمن کو نقصان پہنچا تو حضرت محمد ﷺ نے فخر کی بجائے مخالفین کو مسلسل اسلام کی دعوت دی اور عاجزی انکساری اختیار کی، ساتھ ساتھ نماز پڑھتے رہے اور اللہ کی تسبیح اور امن کے لیے دعا کرتے رہے۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے دل جیت کر اللہ کے دین کو پھیلایا۔

لیڈر اعظم حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر اور انسانیت کے لیے منبع ہدایت ہیں۔ اس لیے آپ کی قیادت دینی و دنیاوی اور روزِ قیامت میں انسانیت کی فلاح کا سنہری ذریعہ ہے۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی روشنی میں پُرامن، خوشحال، ترقی یافتہ اور دین اسلام کے تابعدار معاشرے کی بنیاد رکھی۔ حضور ﷺ تمام انسانیت کے لیے اخلاق کا ایک دلکش نمونہ ہے۔

خصوصیات:

امیر محمد خان کی کتاب ”عظیم ترین قائد“ بے شمار خصوصیات کی حامل ہے، ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

۱۔ نہایت ہی آسان اُردو زبان استعمال کی گئی ہے جو ہر طبقہ کے اہل علم عام و خواص بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔

۲۔ اہم واقعاتِ سیرت اور غزوات کا ذکر کرتے ہوئے ہجری اور عیسوی دونوں کیلنڈرز کا اہتمام کرتے ہیں۔

۳۔ سیرت رسول ﷺ کو زمانی ترتیب سے مرتب کیا گیا ہے۔

۴۔ حیاتِ طیبہ ﷺ کو تصورِ جدیدیت کے ساتھ بڑے احسن انداز میں بیان کیا گیا ہے تا کہ آج کل کا نوجوان سیرت الرسول ﷺ کی عملی افادیت کو تسلیم کر کے سیرت الرسول ﷺ پر عمل پیرا ہو۔

۵۔ کتاب کے آخری میں انسانی حقوق، دینی معاملات، عبادات پر مختصر قرآنی آیات، احادیث اور اقوال نقل کرتے ہیں جو کہ ہمارے معاشرے کے نوجوان طبقہ کو سیرت رسول ﷺ کی طرف لانے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

۶۔ اس کتاب میں قرآنی سیرت نگاری کا پہلو بھی بعض واقعاتِ سیرت میں نمایاں ہے مثلاً غزوہ بدر، صلح حدیبیہ، غزوہ اُحد اور اخلاقِ کریمہ ﷺ۔

۷۔ رسول کریم ﷺ کی زیرِ استعمال تمام مبرو کہ اشیاء کی تصاویر دی گئی ہیں تا کہ قاری ان مبارک اشیاء کی زیارت بھی کر سکے۔ اس معاملے میں اس کتاب کو انفرادیت حاصل ہے۔

تجزیہ:

عظیم ترین قائد محمد ﷺ امیر محمد خان نے کتاب کے نام کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے بڑے ہی دلنشیں انداز میں باور کروایا ہے کہ اس دنیا میں اگر کوئی ہر میدان زندگی میں قابل اطاعت و اتباع ہے تو صرف اور صرف رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ مقدسہ ہے۔

امیر محمد خان کی کتاب نبی پاک ﷺ کی تمام حیاتِ طیبہ کا احاطہ کیے ہوئے ہے جس میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کو مفصل اور مدلل انداز میں تحریر کیا گیا ہے۔ مثلاً نماز اور عبادات کے سائنسی فوائد میں جس طرح انہوں نے مفصل گفتگو کی ہے یوں محسوس ہوتا ہے ایک میڈیکل ڈاکٹر انسانی صحت اور صفائی کے بارے میں قرآن و سنت کی روشنی میں عام و خاص کو آگاہ کر رہا ہے۔

اس کے علاوہ غزوات یا جنگی قانون پر ان کی گفتگو اور انداز سے عیاں ہوتا ہے کہ ان کا تعلق عساکرِ پاکستان سے ہے۔

کیونکہ جس طرح سے جنگی قوانین کا اطلاق اور مہارتیں انہوں نے سمجھانے کی کوشش کی ہے وہ عام سیرت نگار نہیں کر سکتا۔ ان کی کتاب میں ایک بڑا ہی خوبصورت ربط ہمیں قرآن اور جدید سائنسی انکشافات کی روشنی میں نظر آتا ہے۔ ان کی اس کتاب سے واضح ہوتا ہے کہ چاہے کوئی لیڈر ہو یا ہیرو یا سیاست دان یا کوئی تاجر یا عام انسان وہ چاہے کسی بھی پیشہ زندگی سے وابستہ ہو وہ نبی کریم ﷺ کی زندگی سے ہدایات اخذ کر سکتا ہے۔ ان کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے دیوانے اور متوالے صرف مسلمان ہی نہیں غیر مسلم بھی ہیں اور وہ اپنی تمام تر تصانیف میں اس بات کو تسلیم بھی کرتے ہیں۔

فوجی مجاہد کی فضیلت اور اس میں معاون افراد کو جو مقام اللہ اور رسول نے دیا ہے اس کو انہوں نے اپنے انداز میں کچھ ایسے بیان کیا ہے کہ ہر قاری اس جہاد میں کسی نہ کسی طرح شامل ہونے کا سوچتا ضرور ہے۔

اخلاقیات کو معاشرے میں عام کرنے کے لیے کتاب کے آخر میں بہت ساری مختصر احادیث کو یکجا کیا ہے۔ جیسا کہ علم کی فضیلت، غصے پر قابو کرنا، صبر، شکر، صفائی، خیرات و صدقات، رحم، کسبِ حلال، مختصر یہ کہ آسان الفاظ و بیاں میں تمام اخلاقِ حسنہ کی طرف مسلمانوں کو راغب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

کتاب میں دیئے گئے نقوش کی وجہ سے زمینی حقائق، مکہ اور مدینہ کے گردونواح کے مختلف قبائل کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

آخری حصے میں جو مختصر احادیث کا چناؤ کیا گیا ہے اس میں حقوق اللہ (ارکانِ اسلام اور ایمانیات) اور حقوق العباد (اخلاقِ حسینہ اور اخلاقِ رذیلہ) کو مجمل انداز میں بیان کرکے لوگوں کو عملی طور پر متوجہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

نبی کریم ﷺ ہر دور کے ایک عظیم انقلابی لیڈر ثابت ہوتے ہیں جس طرح انہوں نے کفار کے تمام تر مظالم، سختیاں، خوش اسلوبی و اطمینان سے برداشت کیے حالانکہ آپ کو ذہنی و جسمانی دونوں طرح سے اذیتیں دی جارہی تھیں۔

حضرت محمد ﷺ انسانیت کی تاریخ کے عظیم انسان اور لیڈر تھے۔ آپ ﷺ رہنمائی اور انقلاب کے مضمرات سے باخوبی واقف تھے۔ آپ بغیر کسی خطرے کو خاطر میں لاتے ہوئے لوگوں کو دعوتِ اسلام دیتے رہے اور لوگ بت پرستی کو چھوڑ کر حضرت محمد ﷺ کی طاقت بنتے رہے۔

امیر محمد خان کی طرف سے علم و ہنر اور سائنسی علوم کو قرآن و حدیث کی روشنی میں غیر مسلموں کے ساتھ تقابلی مطالعہ کی صورت میں بیان کیا گیا ہے۔

امیر محمد خان اپنی کتاب میں اخلاقِ حسنہ میں صبر و شکر جیسی صفات کو بیان کرتے ہوئے تواضع، صبر، شکر پیدا کرنے کا طریقہ بھی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اللہ کی نعمتوں کو بار بار سوچا اور یاد کیا جائے اور ہر نعمت کو اللہ کی طرف سے ہی سمجھے، اس سے رفتہ رفتہ اللہ سے محبت پیدا ہو گی اور شکر کا درجہ حاصل ہو جائے گا۔[۱۸]

اس کے علاوہ اخلاقِ رذیلہ سے بچنے کے طریقے بھی انہوں نے بڑی آسان زبان میں بیان کیے ہیں جسے ہر درجے کا مسلمان اور طالب علم بڑی آسانی سے اپنی زندگی میں اپنا سکتا ہے۔

اس کے علاوہ امیر محمد خان ظلم اور دہشت گردی کی مذمت بھی احادیث کی روشنی میں بیان کرتے ہیں۔

References

[1]Bregadier Ameer Muhammad Khan Yousafzai, Azeem Tareen Quaid, Peshawar: Noor Printers, 12 July 2019, 12
[2]Ibid, 17
[3]Al-Quran 112:1-5.
[4]Ibid, 20-24.
[5]Ibid, 21.
[6]Ibid, 22.

[7]Ibid, 23.
[8]Ibid, 172-173.
[9]Ibid, 37.
[10]Ibid, 218,224,337.
[11]Ibid, 188.
[12]Ibid, 207.
[13]Ibid, 225.
[14]Ibid, 300.
[15]Ibid, 347.
[16]Ibid, 435.
[17]Ibid, 43.
[18]Ibid, 396.